REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۵ نبوت ۱۳۳۹ھش ۲۵ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۴ نومبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل بعد دوپہر سے شام تک حضور کو اسہال کی تکلیف رہی رات بارہ بجے تک نیند نہیں آئی۔ اس کے بعد نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی جارحانہ سرگرمیاں تیز سے تیز تر ہو گئیں

گولہ باری سے مکان تباہ کرنے فصلیں جلانے اور لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنانے کے واقعات

راولپنڈی ۲۴ نومبر۔ آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل یہاں انکشاف کیا کہ انہوں نے کشمیر میں بھارتی فوج کی سرگرمیوں میں اضافے کے بارے میں حکومت پاکستان کو ایک مراسلہ بھیجا ہے اور کہا ہے کہ صورت حال کی شدت کے پیش نظر "مناسب اقدامات" کئے جائیں۔ صدر آزاد کشمیر نے کل صبح ایک پریس کانفرنس میں مراسلے کا متن ریلیز کر دیا۔ یہ مراسلہ وزارت امور کشمیر کو بھیجا گیا ہے۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ بھارتی فوج اب ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہے جن کا مقصد مقامی آبادی کو پریشان اور درہم برہم کرنا ہے۔ وہ ریاستی علاقے میں قابض فوجوں کی گرفت اور مضبوط کر رہے ہیں۔

پریس کانفرنس میں جو مراسلہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بھارتی دستوں نے جن علاقوں میں مورچے سنبھالے ہیں۔ ان علاقوں سے دوسرے لوگوں کو نکالنے کے منصوبے بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ یہ فوجی ہر چیز کو بھسم کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ وہ رہائشی مکانوں کو بارود سے اڑاتے فصلوں کو جلاتے اور گولوں دھماکوں اور دوسرے تباہ کن اسلحہ سے آبادی کو درہم برہم کرنے کے درپے ہیں۔ آپ نے انکشاف کیا کہ بھارتی فوج اور سنٹرل پولیس ریزرو نے گذشتہ چند ماہ کے دوران ریاست میں بارہ افراد کو ہلاک کیا ہے۔

مسٹر خورشید نے بعد میں اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ بھارتی فوج نے تخریب و تباہی کے قریباً ۵۰ حادثے کئے ہیں۔ آزاد کشمیر کے صدر سے دریافت کیا گیا کہ بھارتی فوج نے کب سے اپنی سرگرمیاں تیز کی ہیں؟ اس پر مسٹر خورشید نے کہا "پنڈت نہرو کے دورۂ پاکستان کے بعد"۔

آپ نے ایک سوال پر کہا کہ بھارتی کارروائیوں اور پالیسیوں سے ریاست کشمیر کے عوام کا وجود ہی معرض خطر میں پڑ گیا ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ محض سفارتی مساعی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتیں۔

"اگر بھارت اور چین کے درمیان جنگ چھڑ گئی تو یہ ایک خوفناک بات ہو گی"

"چین کے ساتھ بھارت کا سرحدی تنازعہ ایک بڑا سنگین معاملہ ہے"

پنڈت نہرو کا بیان

دہلی ۲۴ نومبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے گذشتہ تین دن کے اندر کل دوسری بار یہ انتباہ کیا کہ اگر کمیونسٹ چین کے کسی طیارے نے بھارتی فضائی علاقے کی خلاف ورزی کی تو بھارت اسے مار گرائے گا۔ تاہم آپ نے کہا اگر انتہائی بدقسمتی کے باعث بھارت اور چین کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ تو یہ ایک خوفناک بات ہوگی۔ پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ چین کے ساتھ بھارت کا سرحدی تنازعہ ایک بڑا سنگین اور بڑا اہم معاملہ ہے۔ اور قوم کو اب تک جتنے مسائل درپیش ہیں۔ ان سب میں یہ اہم ترین مسئلہ ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ بھارتی کمیونسٹ سرحدی علاقوں میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ اگر پاکستان نے بھارت پر حملہ کیا تو چین بھارت کی حمایت کرے گا۔

برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو نے پیر کو رنگون میں بتایا کہ آئندہ جنوری میں پنڈت نہرو اور چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کے درمیان رنگون میں ملاقات کا کوئی امکان نہیں۔ اونو نے بتایا کہ پنڈت نہرو برما کے یوم آزادی کی تقریب کے بعد کسی وقت برما کے دورے پر آئیں گے۔

جنرل موسیٰ نے فوجی مشقوں کا معائنہ کیا

لاہور ۲۴ نومبر۔ بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ کل صبح راولپنڈی سے لاہور پہونچے زون بی کے ناظم مارشل لاء لیفٹننٹ جنرل بختیار رانا اور ایریا کمانڈر میجر جنرل سید غواث ہوائی اڈے پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ لاہور کے ہوائی اڈے سے آپ جنرل رانا اور جنرل غواث کے ہمراہ پاکستان کے فوجی دستوں کی سردیوں کی فوجی مشقیں دیکھنے گئے۔ مشقوں کے علاقہ میں انہوں نے مشقوں کو مختلف مرحلوں میں دیکھا۔ دورے کے بعد آپ گورنمنٹ ہاؤس گئے۔ جہاں آپ نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ جنرل موسیٰ کل بعض علاقوں میں فوجی مشقیں دیکھنے جائیں گے۔ اور اس کے بعد ملتان روانہ ہو جائیں گے۔

کشمیر میں بھارتی کارروائیوں سے نقصان

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کشمیر میں حالیہ بھارتی کارروائیوں سے جو مالی و جانی نقصان ہوا ہے۔ اس کے اعداد و شمار عنقریب شائع کر دیئے جائیں گے۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر ایم خورشید نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ خط متارکہ جنگ سے ملحقہ علاقوں میں بھارتی فوج اور پولیس نے اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ کئی مکان گولہ باری سے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ فصلیں جلا دی گئی ہیں اور لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

پاک ہند تجارتی سمجھوتے کا جائزہ

کراچی ۲۴ نومبر۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان گذشتہ مارچ میں جس تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہوئے۔ دونوں ملکوں کے حکام آج ایک اجلاس میں اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ارکان پر مشتمل بھارتی وفد کل سہ پہر کراچی پہونچا۔ کراچی میں بھارتی ہائی کمیشن میں تجارتی امور کے انچارج فرسٹ سکرٹری مسٹر اینکے نگم اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ بھارتی وفد کی قیادت مسٹر ڈی ڈنڈیا اور پاکستانی وفد کی قیادت وزارت تجارت کے جائنٹ سکرٹری مسٹر آئی اے خان کریں گے۔ خیال ہے اس جائزے کے بعد دونوں طرف تجارت بڑھ جائے گی۔ اس وقت بعض مشکلات کی وجہ سے اشیاء کی تجارت سمجھوتے کے تحت مقررہ حد کے مطابق نہیں ہو رہی ہے اب ان رکاوٹوں کو دور کرنے اور اس بات

* کا یقین حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ اشیاء کی تجارت پروگرام کے تحت ہو رہی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵- نومبر ۶۰ء

لینے کے بٹے اور دینے کے اور

"تیرونشتر" کے کالم میں "ردِّ عمل" کے زیرِ عنوان ہفت روزہ ایشیا مورخہ ۲۲ نومبر ۶۰ء میں ملک نصراللہ خاں عزیز فرماتے ہیں:-

"ڈاکٹر ایڈمنز کی ریسرچ کے سلسلے میں مولانا مودودی کے متعلق جو شذرہ ایشیا میں لکھا گیا تھا اس کو درج کر کے ایک اخبار آخر میں لکھتا ہے کہ:-

"اوپر کے مضمون میں مولانا مودودی کے بارے میں جو کچھ فرمایا گیا ہے علماء میں عام طور سے مولانا موصوف کے متعلق جو سوئے ظن ہے تو وہ اس بے جا تعریف کا ردِّ عمل ہے۔ (بانگِ حرم)

مولانا مودودی کے متعلق جو علماء سوئے ظن میں مبتلا ہیں اُن کے "حسنِ نیت" کا یہ کتنا عمدہ سرٹیفکیٹ ہے جو معاصر نے عطا فرمایا ہے یعنی ان علماء کو حسد اس کا ہے کہ مولانا مودودی کی تعریف —— وہ بے جا ہی سہی —— کیوں کی جاتی ہے۔ انہیں اس سے بحث نہیں کہ مولانا مودودی نے اسلام کی جو دعوت دی ہے وہ برحق ہے۔ ایشیا میں اسی صورتِ حال کو فتنۂ معاصرت قرار دیا گیا تھا۔ معاصر نے اس کی تصدیق کر دی۔ ؎

نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
فقیہہِ مصلحت بیں سے وہ رندِ بادہ خوار اچھا

لیکن اگر یہ تجزیہ درست نہ ہو تو کیا علماء کے متعلق معاصر کا یہ تجزیہ فی نفسہٖ سوئے ظن نہ ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ پھر یہ کس بات کا ردِّ عمل ہے۔"

(ایشیا لاہور ۲۲ نومبر ۶۰ء)

بات یہ ہے کہ ملک صاحب نے "ایشیا" کی اشاعت ۷ نومبر ۱۹۶۰ء کے لئے ایک ادارتی نوٹ میں "ڈاکٹر پروفیسر ایڈمنز" کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ راک فیلر فونڈیشن کی طرف سے "مودودی صاحب" کے اسلام کی تحقیقات پر مقرر ہوئے ہیں یہ نوٹ کیا ہے شہنشاہ اکبر کی شان میں شاعر انوری کا قصیدہ ہے۔ اس قصیدہ کے صرف چند فقرے بطور نمونہ ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

"غالباً مولانا مودودی پہلے مفکرِ اسلام ہیں جن کے فکرِ اسلامی نے ان کی زندگی ہی میں چند سال کے اندر پوری علمی دنیا سے خراجِ تحسین حاصل کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ انکے افکار و نظریات علمی تحقیق کا موضوع بن گئے ہیں۔"

اسی نوٹ میں ملک صاحب پہلے فرما چکے ہیں:-

"نہیں کہا جا سکتا کہ ڈاکٹر ایڈمنز کی اس ریسرچ سے راک فیلر فونڈیشن کا مقصود کیا ہے؟ تاہم اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا وغیرہ وغیرہ۔"

ان حوالوں سے آپ نے اندازہ فرمالیا ہے کہ ملک صاحب کس قدر کپڑوں سے باہر ہوئے جاتے ہیں سارا نوٹ قابلِ دید ہے مگر یہاں نقل کے لئے گنجائش نہیں۔ ملک صاحب کو حالانکہ اس کا کوئی علم نہیں کہ راک فیلر فونڈیشن "ڈاکٹر ایڈمنز" کی تحقیق کا کیا استعمال کرنا چاہتی ہے اس کا انہوں نے خود اعتراف فرمایا ہے مگر ملک صاحب ہیں کہ اسی نشہ سے سرشار ہو گئے ہیں کہ مودودی صاحب کو کسی نے زیرِ تحقیق کیا ہے۔ تاہم ہم ملک صاحب کو معذور سمجھتے ہیں۔ آپ "مودودی پرستی" میں بے طرح گرفتار ہیں اسلئے آپ کے لئے ایسی حالت میں قطعاً یہ ممکن نہیں کہ آپ "تحقیق مودودیت" میں راک فیلر فونڈیشن کی غرض کا اندازہ کر سکیں۔ اس لئے ہم ان کو بتاتے ہیں کہ اس کی غرض کیا ہے غرض یہ ہے کہ مودودی صاحب کے "نظریہ اسلام" سے عیسائی مستشرقین کے اس نظریہ کو تقویت پہنچتی ہے کہ

"اسلام تلوار سے پھیلایا گیا ہے۔"

اور وہ اس کے لئے ایک مزید شہادت چاہتے ہیں جو مودودی صاحب میں ان کو محسوس ہوئی ہے۔

شاید ملک صاحب بھول گئے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا امریکہ کے مشہور رسالہ مسلم ورلڈ کے ایڈیٹر نے بھی جو پادری زویمر کے جانشین نکلے ہیں مودودی صاحب کی "قتلِ مرتد" کے مسئلہ پر تحریر حاصل کی تھی۔ ہم نے اس وقت بھی لکھا تھا کہ آپ کی اس تحریر کا کیا استعمال کیا جائے گا۔ مگر ملک صاحب نے پھر کبھی اس معاملہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ الغرض راک فیلر کی غرض یہ ہے کہ اسلام کے خلاف مسلمانوں ہی سے ایک تازہ شہادت حاصل کی جائے اور وہ مودودی صاحب بڑی اچھی طرح دے سکتے ہیں۔

خیر یہ تو ہم نے ملک صاحب کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے عرض کیا ہے اب ہم اصل معاملہ کی طرف آتے ہیں جس کے لئے ہم نے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ملک صاحب کو اس بات کی بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے جو مودودی صاحب کی تعریف ڈاکٹر ایڈمنز کی تحقیق کے تعلق میں کی تھی اس سے علماء کے حسد کی قلعی کھل گئی ہے۔ جو ان کو مودودی صاحب کے ساتھ ہے۔ ذیل میں ہم "ایشیا" کی اسی اشاعت سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں اور ملک صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہم کو بھی خوشی کی اجازت ہے کہ آپ نے "جماعت احمدیہ" کے متعلق اپنے "حسد" کا اس تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

بات یہ ہے کہ مشہور منکرِ حدیث پرویز صاحب نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے کہ فلاں فلاں علماء بھی منکرِ حدیث ہیں۔ ان میں پرویز صاحب نے مولانا مودودی کا نام بھی لے دیا ہے۔ اس پر ملک صاحب نے پرویز صاحب کو ڈانٹتے ہوئے جو لغزش کھائی ہے تو اپنے تعصب کے مرکز پر آٹھہرے ہیں۔ اور احمدیت پر برسنے لگے ہیں چنانچہ لکھتے لکھتے فرماتے ہیں:-

"ویسے دوسروں کے نام کو صرف پرویز صاحب ہی اپنے پراپیگنڈے کے لئے استعمال کرنے میں مہارت نہیں رکھتے۔ ہر وہ شخص یا گروہ جس کا اپنا دامن تہی ہوتا ہے دوسروں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے عموماً یہی کھیل کھیلتا ہے۔ مثلاً قادیانی حضرات جب ختمِ نبوت سے متعلق دلائل کا جواب دینے سے عاجز آجاتے ہیں تو وہ "صوفی گل شیرو" سے لے کر شیخ ابن العربی تک کے صوفیاء کا نام گن جاتے ہیں کہ یہ سب حضرات نبوت کے جاری ہونے کے قائل تھے یا اگر آپ ان کے "نبی" صاحب کی سیرت و کردار کے چند اوراق کھول کر ان کے سامنے رکھئے اور سوال کیجئے کہ کیا نبی ایسا ہو سکتا ہے تو وہ فوراً مختلف انبیاء کے متعلق یہودیوں کی گھڑی ہوئی روایات سنانے لگیں گے کہ صاحب پہلے نبی بھی تو اس کردار کے ہو گذرے ہیں (العیاذ باللہ) غرض اپنی بدمستی کو لباسِ جواز پہنانے کے لئے جنید و شبلی و عطاء کو اپنے دوش بدوش کھڑا کرنا حق فراموش افراد اور گروہوں کا ایک عام شیوہ ہے۔

قادیانیوں کا ذکر خیر چھڑا ہے تو یہ بھی سن لیجئے کہ پہلے تو یہ حضرات اپنے مسلک کی تبلیغ اپنے حضرت کی "پیشگوئیوں" کے ذریعہ کیا کرتے تھے۔ مگر اب کچھ مدت سے انہوں نے "الہاماتِ مرزا" کو در کنار رکھ کر امریکہ جریدہ لائف اور "علامہ" نیاز فتحپوری تک کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ "لائف" میں ان کی سرگرمیوں کا حال چھپ گیا۔ بس پھر کیا تھا انہوں نے اس کا ترجمہ کروا کر ناواقف اور بے خبر مسلمانوں میں تقسیم کرنا اور انہیں اپنے آپ کو برسرِ حق ہونا ثابت کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح کہیں علامہ نیاز فتحپوری نے آنجہانی مرزا صاحب کی "بصیرت" کی شان میں قصیدہ پڑھ دیا۔ اب قادیانی حضرات ہیں کہ اسے پمفلٹ کی صورت میں چھاپ کر مسلمانوں میں اس طرح بانٹ رہے ہیں گویا بہت بڑی "شہادت" ہاتھ آگئی ہے حالانکہ علامہ نیاز فتحپوری صاحب کی اپنی بصیرت کا یہ حال ہے کہ انفس و آفاق میں پھیلے ہوئے ان گنت آثار کو دیکھنے کے باوجود خدا کے وجود ہی کو محلِ نظر سمجھتے ہیں۔ نبی پر ایمان لانا تو ایک طرف وہ وحی اور الہام کی حقیقت سے بھی انکاری اور معاد و آخرت کے بارے میں شک رکھتے ہیں۔ جس شخص کی اپنی بصیرت کا یہ حال ہے وہ کسی دوسرے اور وہ بھی مرزا صاحب کی "بصیرت" کا طول و عرض کیا ماپے گا؟"

(ایشیا لاہور ۲۲ نومبر ۶۰ء)

راک فیلر فونڈیشن ڈاکٹر ایڈمنز کو صرف "تحقیق مودودیت" پر لگائے تو ملک صاحب مودودی صاحب کا ایسا قصیدہ لکھ ڈالتے ہیں کہ انوری دغا قانی بھی شرما جائیں۔ لیکن احمدی "ختمِ نبوت" کے ثبوت میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبندؒ۔ حضرت سید احمد بریلویؒ۔ حضرت شاہ اسمٰعیلؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ حضرت سید احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ۔ حضرت ملا علی قاریؒ۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ وغیرہم صلحائے اسلام کے حوالے پیش کرتے ہیں۔ تو ان کے لئے ملک صاحب صوفی "گل شیرو" کا نام استعمال کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔ پھر امریکی رسالہ "لائف" احمدیوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کو تصویری مضمون میں شائع کرتا ہے اور علامہ نیاز فتحپوری احمدیت کی تعریف میں چند کلمات لکھتے ہیں اور ان کو احمدی دکھاتے ہیں تو اس کا ملک صاحب کو تمسخر اڑانے میں ذرا ندامت محسوس نہیں ہوتی۔

آخر میں ہم ملک صاحب سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ آخر ذہنی توازن کوئی چیز دنیا میں ہے کہ نہیں؟ اور کیا صحافت کے یہی معنی ہیں کہ ؎

نہیں کہتے انہیں کچھ دیر لگتی ہے نہ ہاں کہتے
ابھی اقرار چٹکی میں ابھی انکار چٹکی میں

اور کیا یہی ہے اسلام کی علمبرداری؟ کہ لینے کے بٹے اور اور دینے کے اور۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چار نہایت ضروری باتیں

جن پر عمل کرنے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تلقین فرمایا کرتے تھے

فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

چھٹی بات جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے فرمایا کرتے تھے وہ

افشائے سلام

ہے۔ ہندوستان میں تو قریباً یہ مٹ ہی چکا تھا۔ مگر اب پھر آہستہ آہستہ شروع ہو رہا ہے۔ شرر صاحب نے ایک ناول لکھا ہے "دربار حرام پور کے اسرار" اس میں انہوں نے ریاست رام پور کے حالات لکھے ہیں۔ صرف انہوں نے قانون سے بچنے کے لئے رام پور کی جگہ حرام پور نام رکھا ہے۔ ایک واقعہ انہوں نے اس ناول میں درج کیا ہے کہ ایک دفعہ نواب صاحب کا دربار لگا ہوا تھا۔ کہ انہوں نے اپنے سول سرجن کو علاج کے لئے بلا بھیجا۔ سول سرجن صاحب آئے اور آتے ہی کہا السلام علیکم یہ سنکر نواب صاحب سخت طیش میں آئے اور کہا یہ وحشی کہاں سے آیا ہے۔ اور کس سے یہ جہالت کی باتیں سیکھیں۔ سول سرجن صاحب نے بلا پس و پیش کہہ دیا دربار رسالت سے۔

دربار محمدیؐ سے

نواب صاحب کو اس پر غصہ آیا اور اس نے پستول نکال لیا۔ اور سخت طیش میں آکر گالیاں دینے بلکہ مارنے پر آگیا۔ میں نے جب یہ واقعہ پڑھا تو مجھے خیال گزرا ہو نہ ہو وہ سول سرجن صاحب احمدی تھے۔ بعد میں پتہ لگانے سے معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تھے۔ جنہوں نے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں یہ طریق اختیار کیا تھا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے بھی ایک دفعہ لکھنؤ میں یہی جواب دیا تھا۔ تو آجکل افشائے سلام بالکل کم ہو گیا ہے۔ عرب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بھی ہے۔ مگر ہندوستان میں بہت کم ہے۔ السلام علیکم کا مضمون بہت وسیع ہے۔ اس کے معنی ہیں تم پر مخصوص سلامتی ہو یہ اشارہ اس طرف ہے کہ قرآن کریم میں جتنی دعائیں ہیں اور جتنی تمہاری ذہنی دعائیں ہیں وہ سب تمہیں حاصل ہوں۔ پس السلام علیکم کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ

یہ ایک جامع دعا ہے

خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے جو دعائیں کریں۔ ان سے بڑھ کر بھلا کونسی دعا ہوگی یوں تو دعا مانگنے والا ایک چیز مانگتا ہے۔ تو دوسری بھول جاتی ہے۔ دوسری مانگتا ہے تو تیسری بھول جاتی ہے۔ اور ساری کی ساری چیزیں ذہن میں آ ہی نہیں سکتیں۔ مگر السلام علیکم میں یہ سب شامل ہیں۔ اب تو یہ بحثیں ہوتی ہیں کہ کافر کو سلام کرنا چاہئیے یا نہیں میں سمجھتا ہوں کافر کو سلام کرنا بھی اس کے حق میں دعا ہے۔ کافر کو سلام کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ خدا تم پر بھی فضل کرے اور تمہیں بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشے گویا سلام کرنے والے نے کافر کو تبلیغ کردی اور دوسرے لفظوں میں اسے کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ۔ ادھر خدا تعالیٰ سے بھی دعا کردی۔ کہ اے خدا جس طرح تو نے مجھ کو انعام بخشا ہے اسے بھی اس انعام سے مشرف فرما۔ شریف الطبع لوگ دوسروں کو بھی انعام میں شریک کر لیتے ہیں

بچوں کو ہی دیکھ لو

اگر ماں باپ اپنے دوسرے بچوں سے چھپا کر ایک بچے کو مٹھائی دیں۔ تو وہ جھٹ دوڑا دوڑا سب کے پاس جائے گا۔ اور بتائے گا کہ مجھے اباجان نے مٹھائی دی ہے۔ اور وہ سب کو بلا کر لے آئے گا۔ اور کہے گا اس کو بھی دو۔ اس کو بھی دو۔ مجھے یاد ہے ہم ایک دفعہ دلی گئے۔ ہمارے ناناجان بھی ساتھ تھے ہم جامع مسجد دیکھ کر واپس سیڑھیوں پر سے اتر رہے تھے۔ کہ ایک رئیس بھی اترا ایک غریب نے جھٹ سوال کیا۔ بابا روٹی دلاؤ۔ پاس ہی ایک خوانچہ والا تھا۔ اس رئیس نے جھٹ ایک روپیہ جیب سے نکالا اور خوانچہ والے کو دے کر کہا اس غریب کو ایک روٹی دے دو۔ وہ غریب روٹی لے کر جھٹ ایک اور پاس کھڑے ہوئے غریب کو بلا لایا اور کہا اسے بھی دلاؤ۔ رئیس نے خوانچے والے سے کہا اسے بھی دے دو۔ اسی طرح جھٹ وہ ایک تیسرے کو بھی بلا لایا۔ اور اس کی بھی سفارش کردی۔ رئیس بے چارا شریف واقع ہوا تھا۔ اس نے خوانچے والے سے کہا اسے بھی ایک روٹی دے دو۔ پھر اس غریب نے ایک چوتھے کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔ اسی طرح وہ پانچ چھ تک پہونچا۔ وہاں بہت سے غریب بھکاری جمع تھے۔ وہ سمجھے رئیس بڑا حوصلے والا ہے۔ انہوں نے ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے خوانچے والے کے خوانچے پر ہاتھ مارے اور لے بھاگے۔ بھاگتے جائیں اور رئیس کی طرف اشارہ کرکے کہتے جائیں ان سے پیسے لے لینا اس رئیس بے چارے کی اسی کھینچا تانی میں ٹوپی بھی کہیں گر پڑی۔ مگر چونکہ وہ شریف تھا اس نے کہا اچھا خوانچے کے پیسے بھی دے دوں گا۔ تو کسی سے دلوانے میں کیا حرج ہے۔

السلام علیکم کہنے والا

بھی تو سفارش ہی کرتا ہے۔ کہ اے خدا جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے۔ اس کو بھی دے۔ مگر بعض لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ دوسرا دیتا ہے تو دیکھ کر جلتے ہیں کہ کیوں دیتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "داتا دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے" داتا دیتا ہے اور بھنڈاری یوں ہی جلتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو دیتا ہے تو ہمارا کیا ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کہ میں نے ایک دفعہ مجلس میں بیان کیا کہ جنت میں آخر سب لوگ چلے جائیں گے۔ اس پر ایک مولوی جو اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسکا رنگ سرخ ہوگیا۔ اور وہ بڑے غصہ سے کہنے لگا

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم تمام دنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنائے کہ تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا۔ کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا۔ کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صہ۴۳)

یہ کہا کہ اس کو بھی جنت اور اس کو بھی جنت اس پر بھی رحم اور اس پر بھی رحم ۔ میں نے کہا مولوی صاحب جنت کے متعلق تو لکھا ہے کہ ایک مومن کو جو جنت ملے گی وہ زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہو گی ۔ اتنی بڑی جنت میں اگر میں اور آپ ہی گئے ۔ تو جنت تو بھاں بھاں کر رہی ہو گی سب کو جانے دیں تاکہ وہاں کچھ رونق تو ہو ۔ لیکن بعض غیر مسلم السلام علیکم کہنے پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں ۔ ایک دفعہ ہم جا رہے تھے کہ

لالہ شرمپت رائے صاحب

گھر سے نکلے ۔ ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلقات تھے ۔ انہوں نے مجھے سلام کیا ۔ میں نے ان کے جواب میں وعلیکم السلام کہا یہ ان کو کچھ ناگوار گذرا ۔ وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہندوؤں کو وعلیکم السلام نہیں کہتے بلکہ صرف سلام کہتے ہیں ۔ تو اگر ایسے لوگ تو خدا تعالیٰ کے انعام سے محروم رہنا چاہتے ہوں تو پہلے اس میں کیا اعتراض ہے ۔ غرض افشائے سلام ایک بڑی اہم چیز ہے مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے اس کے اندر کمی کر دی ہے ۔

(۷) ساتویں بات جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ پر زور دیا کرتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کو پورا کرنا (ابرار القسم) ہے ۔ جھوٹی قسم کھانا ایک مومن کی شان کے خلاف ہے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بے ادبی سے نہ لو ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بے ادبی سے نہ لینے کے یہی معنے ہیں کہ اس کا نام لے کر

جھوٹی قسم نہ کھائی جائے

اور اگر قسم کھالی جائے اور پھر اس کام کا ارادہ نہ بھی رہے تو بھی اسے ضرور پورا کرو ۔ کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا کر سکتا ہے کہ کسی جھوٹی دستاویز پر فریب اور دھوکہ دے کر مجھ سے دستخط کرا لے اگر اس کا جواب نفی میں ہے ۔ تو جب ایک بندے کا اتنا لحاظ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جھوٹی قسم کھانا کہاں جائز ہو گا ۔ جس بات میں اللہ تعالیٰ کا نام آگیا تو اس میں عزت اور دولت وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں رہ جاتا کیونکہ یہ چیزیں بھی تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں ۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوئی قسم کھائی جائے تو خواہ اس کے پورا کرنے کے لئے عزت اور دولت سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے ۔ ایسی قسم جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتے اس کو خدا تعالیٰ خود بھی پورا کر دیا کرتا ہے ایک دفعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مقدمہ

پیش ہوا ۔ دو عورتیں آپس میں لڑ پڑی تھیں اور ایک نے دوسری کا دانت توڑ دیا تھا ۔ جس نے دانت توڑا تھا وہ حضرت ابوہریرہؓ کی پھوپھی تھی اور حضرت ابوہریرہؓ بطور وکیل اس کے ساتھ پیش ہوتے تھے ۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اس عورت سے جس کا دانت ٹوٹا تھا معذرت کی کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے اس لئے ان کا قصور معاف کیا جائے مگر وہ عورت نہ مانی ۔ وہ یہی کہے کہ دانت کے بدلے دانت ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سفارش کی مگر وہ نہ مانی آخر حضرت ابوہریرہؓ نے جوش میں آکر کہا ۔ خدا کی قسم میری پھوپھی کا دانت نہیں توڑا جائے گا ۔ جب حضرت ابوہریرہؓ نے یہ کہا تو دوسرا فریق فوراً رک گیا اور اس نے کہا اب اللہ تعالیٰ کا نام بیچ میں آگیا ہے اس لئے میں بدلہ نہیں لیتی ۔ اب دیکھو یہ ادب خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کا کروایا اس نے کہا جب میرا نام لے کر ایک بات کہی گئی ہے تو وہ ذلیل نہ ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ نے یکدم اس عورت کا دل بدل دیا اور جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش نہ مانی تھی ۔

حضرت ابوہریرہؓ کی معذرت

پر کان نہ دھرا تھا ۔ اس نے خدا تعالیٰ کا نام آنے پر جھٹ بدلہ لینے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ۔ پس جب خدا تعالیٰ ہماری قسموں کا لحاظ کرتا ہے تو ہم کیوں نہ کریں ۔ اس سے زیادہ بے شرمی اور گستاخی ہے کہ خدا تعالیٰ تو ہماری قسموں کا لحاظ کرے اور ہم اس کا نام لے کر جھوٹی قسمیں کھاتے جائیں آجکل عرب کے اکثر تاجروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ واللہ ۔ باللہ ثم تاللہ کہہ کر جھوٹ بولتے ہیں ۔ میں جب حج کرنے گیا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ ایک دکان پر ایک گاہک آیا ۔ اس نے ایک چیز پکڑ لی اور اس کی قیمت دکاندار سے پوچھی ۔ اس نے کہا ایک روپیہ ۔ گاہک نے کہا یہ چیز تو آٹھ آٹھ آنے میں ہر جگہ ملتی ہے ۔ دکاندار نے کہا ایک روپیہ کو دوں گا کیونکہ چودہ آنے کو خود خریدا ہے ۔ گاہک نے کہا صلِّ علیٰ محمد ۔ دکاندار نے بھی کہا اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد چودہ آنے کو دوں گا اور بارہ آنے میں خریدی ہے پھر ان کی لڑائی شروع ہو گئی اور وہ دونوں واللہ باللہ ثم تاللہ کہتے جائیں ۔ دکاندار نے پھر کہا تیرہ آنے میں دوں گا ۔ گاہک نے کہا صلِّ علیٰ محمد ۔ دکاندار نے بھی کہا اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد دس آنے میں دوں گا غرض جوں جوں صلِّ علیٰ محمد کا ذکر آتا قیمت گھٹتی گئی ۔ تو خانہ کعبہ کے پاس رہ کر بھی لوگ اس قسم کی باتیں کر لیتے ہیں کہ

حیرت آتی ہے

اللہ تعالیٰ کا تو اتنا نہیں مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ادب اب بھی ان میں باقی ہے ہمارے ملک میں بھی اس قسم کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں ۔ کہتے ہیں کوئی شخص اپنے کسی دوست سے ملنے کے لئے گیا اور السلام علیکم اور وعلیکم السلام کے بعد کہنے لگا یار کیا بتاؤں بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے ۔ ہزاروں آدمی مر پڑا ہے اور میدان میں لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ۔ دوست نے حیران ہو کر پوچھا کیا واقعی ایسی لڑائی ہو رہی ہے تو وہ کہنے لگا واقعی میں خود ابھی ابھی دیکھ کر آیا ہوں ۔ دوست نے پھر کہا خدا کی قسم واقعی ایسا ہے ؟ وہ کہنے لگا اللہ کی قسم بالکل اسی طرح ۔ دوست نے کہا سمجھ نہیں آتی

اس قسم کی لڑائی

کس طرح ہوئی ہے کہنے لگا کچھ ایمان کی بات کرو تو وہ کہنے لگا اگر ایمان کی بات کرتے ہو تو کچھ آدمی لڑے ہیں اور بعض کے چوٹیں آئی ہیں دوست نے کہا یار بات تو بتاؤ اصل واقعہ کیا ہے ۔ وہ کہنے لگا کچھ بھی نہیں ۔ دو بلیاں آپس میں لڑ رہی تھیں ۔ اب دیکھو یہ شخص خدا کے نام کے ساتھ ہزاروں کا نام لیتا تھا رسول کے ساتھ کچھ لوگوں کا ذکر کرتا تھا اور جب اصل بات کا ذکر آیا تو کہہ دیا بلیاں لڑ رہی تھیں ۔ اسی طرح ہٹلر نے بھی اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ وہ لوگ بڑی بھاری بیوقوفی کرتے ہیں جو بڑا جھوٹ نہیں بولتے اتنا بڑا جھوٹ بولنا چاہئیے کہ کوئی یہ خیال بھی نہ کر سکے کہ یہ بات کہنے والا جھوٹا ہے ۔ پرانے زمانے کے لوگ بڑے جھوٹ کے ساتھ خدا کا نام لیتے تھے اور چھوٹے کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہو تو خواہ جان بھی چلی جائے اس کو ضرور پورا کرو

یہ سات باتیں ہیں

جن پر عمل کرنے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ صحابہؓ کو تاکید فرمایا کرتے تھے ۔

اپنے مقدس امام کے حضور وعدہ تحریک جدید پیش کرنے میں سابقون کی پانچویں فہرست

ضروری نوٹ :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعلان کے تین دو کے اندر اندر مرکز میں پہنچنے والے وعدوں کی یہ آخری قسط ہے ۔ اگر کسی دوست یا جماعت کا نام بھول رہ گیا ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں ۔ (وکیل المال اوّل)

نام	رقم	کیفیت
۱ ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ لاہور	۱۲۶۰/-	روپے
۲ ۔ مکرم نواب عباس احمد خانصاحب لاہور معہ بیگم صاحبہ و بچگان لاہور	۶۴۰/-	″
۳ ۔ مکرمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ معہ بچگان ۔ ربوہ	۱۹۱/-	″
۴ ۔ مکرم محمد اقبال حسین صاحب دارالصدر غربی ۔ ربوہ	۳۶/-	″
۵ ۔ جماعت احمدیہ چک ۲۰ (گجرات)	۷۶/۷	″
۶ ۔ مکرم علی احمد صاحب سعد کوٹ (شیخوپورہ)	۶۸/۳	″
۷ ۔ مکرم اکبر علی صاحب خالوانی (گجرات)	۵۳/-	″
۸ ۔ مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ معرفت مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب ربوہ	۱۳۱/-	″ نقد ادا شد
۹ ۔ مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب جھبول (بہاولپور)	۵۲/۱۴	
۱۰ ۔ جماعت احمدیہ چک ۲۹ ڈھرہ (شیخوپورہ)	۶۵/-	
۱۱ ۔ مکرم شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن ربوہ	۲۰/-	نقد ادا شد
۱۲ ۔ مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ ربوہ	۶/-	″
۱۳ ۔ مکرم ملک سیف الرحمن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ	۲۴/-	″
۱۴ ۔ مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب ۔ غلہ منڈی ربوہ	۴۲/-	
۱۵ ۔ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ	۲۰۳/-	
۱۶ ۔ قریشی محمد صادق صاحب دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ	۲۰/-	
۱۷ ۔ مکرم نور احمد صاحب محلہ دارالیمن ۔ ربوہ	۹/۱۲	
۱۸ ۔ مکرم شیخ عظیم الرحمن صاحب نظارت اصلاح وارشاد ربوہ	۲۰/- روپیہ	نقد ادا شد

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

ربوہ سے ہمبرگ (مغربی جرمنی) تک

از مکرم یحیٰ فضلی صاحب مبلغ جرمنی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۳)

کپتان صاحب نے اعلان کیا کہ ہم سولہ ہزار فٹ کی بلندی پر جنیوا کے اوپر سے گزر رہے ہیں۔ روشنیوں کا شہر ہمارے قدموں کے نیچے بچھا ہوا تھا۔ طیارہ منٹوں میں اسے پیچھے چھوڑ کر جرمنی کی طرف بڑھ گیا۔ اب ہمارے طیارہ کی منزل فرانکفورٹ تھی۔ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر دوبارہ اونگھنے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ اڑھائی گھنٹہ کی پرواز کے بعد طیارہ فرانکفورٹ پہنچا۔ میں نے باہر کا درجہ حرارت پوچھا تو پتہ چلا "نقطۂ انجماد سے دس درجہ نیچے۔" یہ سنتے ہی میرے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔ ڈرتا ڈرتا باہر نکلا اور بس میں سوار ہو کر انتظار گاہ کو روانہ ہوا۔ یہاں کی انتظار گاہ بڑی خوبصورت اور بے حد مصروف ہے۔ بے شمار جہاز آتے جاتے ہیں۔ مسافر چند منٹ کے لئے رکتے ہیں اور پھر اپنی منزل کی جانب روانہ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ہال B میں بیٹھنا تھا۔ جو تیسری منزل پر ہے۔ سیڑھیاں نہیں چڑھنی پڑیں گی۔ یہاں زینہ خود بخود اوپر کو اٹھتا ہے۔ آپ ایک قدمچہ پر بیٹھے اور اس پر سیدھے کھڑے ہو جائیے قدمچہ خود بخود اوپر کو اٹھنا شروع ہو گا اور آپ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ بڑا وسیع ہال ہے جس کے اطراف میں شربات کی کینٹین، گھڑیوں کتابوں اور دیگر مصنوعات کی دکانیں ہیں ہال میں چاروں طرف صوفے بچھے ہوئے ہیں اور مسافر اپنی اپنی اخبار میں منہ چھپائے انتظار کی گھڑیوں کو خوشگوار بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ایک نرس جہازوں کی آمد و رفت کا اعلان کر رہی ہے۔ ہر اعلان پر کچھ مسافر اٹھ جاتے ہیں اور کچھ نئے آ جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا اعلانات جرمن زبان میں ہو رہے ہیں۔ مجھے خطرہ پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو میرے جہاز کی روانگی کا اعلان ہو جائے اور میں بیٹھا ہی رہ جاؤں میرے قریب ایک جرمن میاں بیوی بیٹھے تھے میں نے انہیں بتایا کہ مجھے ہمبرگ جانا ہے۔ اس لئے جب میرے طیارہ کی روانگی کا اعلان ہو آپ مجھے بتا دیجئے۔ انہوں نے کہا ہم بھی وہاں ہی جا رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کیجئے آپ کو لیتے چلیں گے۔

چند منٹ میں ہمارے جہاز کا اعلان ہوا اور ہم گیٹ کی طرف بڑھے ٹکٹوں کی پڑتال کے بعد بس میں سوار ہوئے۔ اب وہ جرمن فیملی مجھ میں دلچسپی لینے لگی تھی میں نے انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے مشنری کے طور پر آیا ہوں اس پر انہوں نے پاکستان کے بارہ میں متعدد سوالات کئے۔ نو بجے فرانکفورٹ سے پرواز کر کے ایک گھنٹہ میں طیارہ ہمبرگ کے طیارہ گاہ پر اترا۔

ہمبرگ بہت بڑا شہر ہے اور رات کے وقت اس کی روشنیوں نے ایک سماں باندھ رکھا تھا۔ جرمن قوم ایک زندہ قوم ہے۔ چند سال ہوئے کہ اسے بری طرح تباہ کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب پھر وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو رہی ہے۔ جنگ عظیم کی بربادی کے بعد شہر پھر سے آباد ہو گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے سینکڑوں سال سے اس قوم پر کوئی تباہی آئی ہی نہیں

جہاز سے باہر نکلے تو سردی بہت زیادہ ہو چکی تھی۔ بوندیں اب بھی پڑ رہی تھیں۔ بس میں سوار ہو کر سب لوگ کسٹم ہاؤس کی طرف بڑھے ایک بڑے وسیع ہال میں لکڑی کے سٹینڈ کے ساتھ سب لوگ اپنے سامان کی وصولی کے لئے کھڑے ہو گئے۔ سامان لانے والی کاریں مسافروں کا سامان پہنچانے لگیں اور لوگ اپنا اپنا سامان لے کر روانہ ہونے لگے۔ وہ جرمن میاں بیوی ایک بار پھر میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے جانے پر اصرار کرنے لگے۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہاں پر ہمارا مشن ہاؤس اور مسجد ہے۔ انہوں نے اپنا ایڈریس لکھ کر دیا اور بڑی تاکید سے فرمائش کی کہ میں کسی وقت ان کے ہاں آؤں۔ انہوں نے کہا "ہمارے دو بیٹے انگریزی جانتے ہیں اور وہ لوگ تم سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔ یہ لوگ کئی ملکوں کی سیاحت کر چکے ہیں انہوں نے کہا: "ہم بین الاقوامی تعلقات کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں۔ اسی لئے تمہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دے رہے ہیں"۔

ہمبرگ کی مسجد بہت خوبصورت ہے خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے عیسائیت کے مراکز میں مساجد تعمیر کیں آج یہ مساجد جہاں عوام کے دلوں میں اسلام کی طرف رغبت کا موجب بن رہی ہیں۔ وہاں کلیسیا کے لئے خطرہ کا الارم بن چکی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دوربین نگاہ نے بہت پہلے سے اس امر کا اندازہ کر لیا تھا کہ مساجد کی تعمیر ان ممالک میں اسلام کی ترویج کے لئے کس قدر ضروری ہے اور عیسائیت کی شکست اگر ممکن ہے تو خدا کے گھر ان ممالک میں بنانے سے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جرمنی میں اب تک آپ نے دو مساجد تعمیر کرائیں اور خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو ہم جرمنی کے ہر شہر بلکہ ہر گاؤں میں ایسی مساجد تعمیر کریں گے وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

مغربی جرمنی کے مشنری انچارج مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ہیں۔ جو ۱۹۴۶ء میں قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ آپ انگلستان، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں کام کرنے کے بعد ۱۹۴۹ء میں مغربی جرمنی پہنچے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی مساعی میں برکت ڈالی اور ایک مخلص جماعت عطا فرمائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں کام کرتے ہوئے اور آپ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے آپ نے جرمنی میں دو مساجد تعمیر کرائیں۔ ایک ہمبرگ میں اور دوسری فرانکفورٹ میں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جناب چوہدری صاحب موصوف ایک کامیاب مبلغ ہیں۔ حضور اقدس نے آپ کو جرمنی کے لئے چنا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو مثالی رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کے اہل و عیال ساتھ ہیں اور آپ کی اہلیہ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بہت ممد و معاون ثابت ہو رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے احمدی مستورات کو جہاں اور کئی رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق بخشی ہے۔ وہاں میدان عمل میں آکر اپنے خاوندوں کے دوش بدوش کام کرنے کا موقع بھی عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ چوہدری صاحب موصوف کی اہلیہ ان چند خوش قسمت مستورات میں سے ہیں جنہیں یہ سعادت نصیب ہوئی۔

جماعت کے بعض نومسلم احباب سے ملاقات کا موقع ملا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ لوگ بہت مخلص اور قربانی کرنے والے ہیں۔ ایک نوجوان آرنلڈ حسن جن کی عمر بمشکل پندرہ سال ہو گی بڑے ذوق شوق سے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ آپ پہلے برادرم مرزا لطف الرحمان صاحب کے شاگرد تھے اور اب میرے سپرد ہوئے ہیں۔ یہ نوجوان بہت سعید ہے۔ اتنے انہماک اور شوق سے قرآن کریم پڑھتا ہے کہ دس پر تک آتا ہے۔ اس کے خاندان بھر میں اور کوئی شخص احمدی نہیں بلکہ کسی قدر مخالف ہیں لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے ثابت قدمی کی توفیق دی ہے۔ وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر سیدھا آتا ہے اور پھر گھنٹوں تک قرآن کریم پڑھنے میں محو رہتا ہے۔ گذشتہ چھ ماہ میں سوائے اس کے جب اسے سکول جانا ہوتا ہے۔ اس نے کوئی ناغہ نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے سچے معنوں میں احمدیت اور اسلام کی تعلیمات سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اگر میں یہاں پر ایک ترک کا ذکر نہ کروں گا تو یقیناً یہ مضمون مکمل نہ ہو گا۔ یہ صاحب قرآن کریم کے شیدائی ہیں۔ اتوار کے روز صبح سویرے مسجد میں پہنچ جاتے ہیں اور پھر سہ پہر تک بڑی خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت میں محو رہتے ہیں انہیں صرف ایک لگن ہے اور وہ ہے قرآن کریم کی تلاوت۔ اسی طرح مسٹر عبد الکریم ڈنکر کا ذکر بھی ضرور ہونا چاہیئے۔ بہت پرانے احمدی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے فدائی۔ آپ دو بار ربوہ تشریف لے جا چکے ہیں اور اس طرح مرکز سلسلہ کی برکات سے متمتع ہو چکے ہیں۔

آخر میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے گذارش کروں گا کہ وہ مجھے اور دیگر احمدی مبلغین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور وہ دن جلد آئے جب مغربی اقوام اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوں گی۔ اور دنیا کے محسن اعظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجیں گی۔ اللھم صل علیٰ محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک لمبی اور باثمر عمر عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی زیر قیادت اسلام کا پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

غرباء کیلئے پارچات

سردی کا موسم آ گیا ہے بہت سے غرباء کی طرف سے گرم پارچات کے لئے یا سوتی موٹے کپڑوں۔ کمبلوں اور سویٹروں کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ لہذا مخیر احباب کرام اپنے غریب بھائیوں کا خاص خیال رکھتے ہوئے نئے یا مستعمل لیکن مزید قابل استعمال پارچات جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں اور جلسہ سالانہ پر ساتھ لانے کے خیال پر نہ رہیں تاکہ مستحقین کی بروقت امداد ہو سکے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

یہ کپڑے کس کے ہیں؟

"کوئی دوست دفتر صیغہ امانت میں ایک جوڑا نئے سلے ہوئے کپڑوں کا بھول گئے ہیں جس دوست کا ہو مجھ سے نشانی وغیرہ بتا کر لے سکتے ہیں"

(سپرنٹنڈنٹ دفتر صیغہ امانت و خزانہ ربوہ)

نتیجہ امتحان "اسلامی اصول کی فلاسفی" (نصف آخر)

اس امتحان میں کل ۱۵۲ ممبرات شامل ہوئیں .... جن میں سے ۹۴ کامیاب ہوئیں۔ پاس ہونے والی ممبرات کے نام ذیل میں درج ہیں۔ افسوس ہے کہ شامل بھی کم ہوئیں اور کامیاب بھی کم ہوئیں۔ (صفیہ ثاقب سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ)

نام ممبرات		نمبر حاصل کردہ	نام ممبرات		نمبر حاصل کردہ
بشریٰ صدیقہ	ربوہ	۶۵/۱۰۰	محسنہ نسیم	راولپنڈی	۴۲
ماجدہ مبشرہ	"	۳۳	صفیہ ثریا	"	۴۴
امۃ الشکور کشور	"	۴۵	رشیدہ اقبال	ناصر آباد	۵۰
بشریٰ خانم	"	۵۰	امۃ الرشید	ناصر آباد	۵۳
عائشہ آمنہ	"	۵۵	صفیہ سرور	کنری	۳۳
امۃ القدوس	"	۴۶	مبارکہ بیگم	ناصر آباد	۳۳
امۃ الرفیق	"	۶۸	خورشید حلیم	"	۳۳
امۃ الرشید اختر دہم اے	"	۳۳	شاہدہ قدسیہ	کنری سندھ	۴۳
فاخرہ شاہدہ	"	۴۸	زینب بی بی	شیخوپورہ	۴۴
نعیمہ نسرین	"	۲۸	سعیدہ طلعت	مردان	۴۰
حمیدہ دہم (ب)	"	۴۰	صفیہ افغان	"	۴۳
صغریٰ فاطمہ صاحبہ	"	۳۳	رول نمبر ۵	کراچی	۳۵
کوٹ سلطان زینب بی بی	"	۴۵	" ۱	"	۵۳
امۃ الحفیظ خانم کوئٹہ		۲۸	" ۷	"	۵۶
رشیدہ کشور	"		" ۸	"	۵۷
امۃ العزیز بشریٰ خانم	"	۴۹	" ۲	"	۵۱
عطیہ ماجدہ	"	۳۸	" ۴	"	۴۲
سلیمہ شاہین	"	۴۷	انور سلطانہ	گجرانوالہ	۴۶
سعیدہ اسعد	"	۴۳	شمیم اختر	"	۴۱
سلیمہ مبین	"	۴۵	زاہدہ نور	پشاور	۴۹
طاہرہ بیگم	"	۳۳	نعیمہ	"	۴۶
پروین اختر		۳۳	رشیدہ بیگم	"	۴۵
منور اختر	راولپنڈی	۴۲	بشریٰ الطاف	"	۴۴
حمیدہ بیگم	"	۲۴	امۃ الشافی		۴۳

بنی سرروڈ میں ایک کامیاب تربیتی جلسہ

مؤرخہ ۱۷ نومبر ۶۰ء کو صبح بوقت ۸ سے ۱۰ بجے تک جماعت احمدیہ بنی سرروڈ کا ایک کامیاب تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے ادا کئے۔ تلاوت رشید احمد صاحب طارق معلم وقفِ جدید نے کی۔ نظم چوہدری محمد خان صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ رفیق احمد صاحب جنرل سیکرٹری مال نے خوش الحانی سے علیک الصلوٰۃ علیک السلام کی نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تزکیہ نفوس کی شان کو بیان کیا۔ بالآخر صاحب صدر نے سامعین کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ بنی سرروڈ ضلع سکھر بارکو سندھ)

دعائے مغفرت

بھاگلپور (بہار انڈیا) سے اطلاع ملی ہے کہ میرے بہنوئی اور وہاں کی جماعت کے مخلص احمدی ڈاکٹر ضیاء الحق خالد صاحب لمبی علالت کے بعد ۱۲ نومبر ۶۰ء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل دے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(ایم اے یحییٰ ۱۱ رٹیلا روڈ۔ واہ کینٹ)

قبول احمدیت کی دلچسپ سرگذشت

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روئداد خود ان کے لئے تو ایمان افزاء ہے ہی وہ دوسروں کی ہدایت و رہنمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے۔ مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلمبند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس کی پر زور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے۔

نوٹ ۱:۔ جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے فوٹو بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

" ۲:۔ اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری اعانت کر سکتے ہیں۔

امید ہے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ لکھوا کر بھجوا دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

سٹینوگرافرس و سٹینو ٹائپسٹس کی ضرورت

لنک کینال پراجیکٹ میں ضرورت سکیل علاوہ الاؤنس ۱۲۰۔۱۰۔۲۰۰/۱۰۔۲۵۰ بصورت سٹینوگرافر۔ اور ۷۵۔۶۔۱۰۵/۷۔۱۷۵ بصورت سٹینو ٹائپسٹ۔ نیز سٹینو الاؤنس ۲۰/- دیگر الاؤنس علاوہ۔ شرائط: میٹرک سپیڈ شارٹ ہینڈ ۱۲۰ ٹائپ ۴۵ بصورت سٹینوگرافر۔ بالترتیب ۱۰۰ و ۳۵ بصورت سٹینو ٹائپسٹ۔ درخواستیں ۲۶ نومبر تک بنام پراجیکٹ ڈائریکٹر لنک کینالز واپڈا۔ ۱۷ ڈیوس روڈ لاہور۔ (پرٹ ۱۹)

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار ایک ہفتہ سے بعارضہ شدید بخار، درد اور بندش پیشاب صاحب فراش ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد بدر الدین پوسٹ مین مغلپورہ۔ لاہور)

وعدہ تحریک جدید کی پانچویں فہرست (بقیہ صفحہ ۴)

۱۹۔ جماعت احمدیہ مورو ضلع نوابشاہ سندھ ۱۹/۳ روپے

۲۰۔ مکرم مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت نوشہرہ (سرحد) ۱۸۸/- "

۲۱۔ پیر عبد الحمید صاحب محلہ دار البرکات۔ ربوہ ۱۲/۴ "

۲۲۔ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ۱۹۸۰/- "

۲۳۔ مکرم نور احمد صاحب سنوری راولپنڈی ۷۳/- "

۲۴۔ مکرم چوہدری خان محمد صاحب گوندل دار الرحمت غربی۔ ربوہ ۴۱/- "

۲۵۔ جماعت چاد گھنے والا۔ ضلع ملتان ۹۸/۱۲ "

۲۶۔ محلہ دار الیمن بذریعہ مکرم سید عبد السلام صاحب۔ ربوہ ۱۶۴/- رو

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۷۴ میں بشارت احمد ولد شیخ عبد الشکور قوم راجپوت شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گجرات حال کیمبلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں — کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار اس وقت تک زندہ ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ایک سو پچیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط راقم الحروف بشارت احمد شیخ ولد شیخ عبد الشکور صاحب ساکن گجرات حال کیمبلپور اسٹیشن بکنگ کلرک ریلوے اسٹیشن

العبد۔ بشارت احمد شیخ ولد شیخ عبد الشکور

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب کارکن دفتر وصیت ۲۳/۹/۶۰

گواہ شد:۔ مرزا منصور احمد ولد مرزا محمد عظیم صاحب شیڈ کلرک لوکوشیڈ کیمبلپور ۲۳/۹/۶۰

نمبر ۱۵۸۷۵:۔ میں مرزا منصور احمد ولد مرزا محمد عظیم صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی حال کیمبلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۱۵/- روپے معہ الاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف مرزا منصور احمد ولد مرزا محمد عظیم صاحب شیڈ کلرک کیمبلپور ۲۳/۹/۶۰

العبد: مرزا منصور احمد ولد مرزا محمد عظیم صاحب بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ۲۴/۹/۶۰

گواہ شد:۔ شیخ بشارت احمد ولد شیخ عبد الشکور صاحب بکنگ کلرک کیمبلپور جنکشن ۲۳/۹/۶۰

نمبر ۱۵۸۷۶:۔ میں مختار بیگم زوجہ مرزا منصور احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی حال کیمبلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ۔ زیور طلائی وزنی سات تولہ قیمت تقریباً آٹھ سو روپے۔ ایک عدد مشین پاکستانی قیمتی ۱۵۰/- روپیہ کل میزان ایکہزار نو صد پچاس روپے ہے جو کہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذرائع پیدا ہو جائیں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- ایکہزار ایک عدد مشین پاکستانی ۱۵۰/- روپے زیور طلائی کڑے وزنی ۲½ تولہ گلوبند وزنی چار تولہ۔ بالیاں آدھ تولہ کل سات تولہ قیمتی آٹھ صد روپے

فقط الراقم الحروف مرزا منصور احمد خاوند موصیہ

الامتہ:۔ مختار بیگم زوجہ مرزا منصور احمد بقلم خود ۲۳/۹/۶۰

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم

گواہ شد:۔ مرزا منصور احمد ولد مرزا محمد عظیم صاحب حال کیمبلپور شیڈ کلرک N.W.R ۲۳/۹/۶۰

آپ کی قیمت اخبار ماہ دسمبر ۱۹۶۰ء میں ختم ہے

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ دسمبر ۶۰ء میں ختم ہو رہی ہے۔ حسب سابق اُن کو وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر مشکور فرمادیں۔

وہ احباب جن کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جاتے وہ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم بھجوا دیں۔ تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ (مینیجر الفضل)

خریداری نمبر	تاریخ	نام خریدار
۴۹	۱/۱۲/۶۰	قریشی احمد شفیع صاحب
۲۹۱۸	؍؍	قاضی محمد اکبر صاحب ایڈووکیٹ
۲۹۲۱	؍؍	لیفٹیننٹ سید ناصر احمد شاہ صاحب
۳۳۶۱	؍؍	مسز کنیز ملک صاحب
۳۳۶۹	؍؍	سارجنٹ محمد حنیف صاحب
۲۶۳۲	؍؍	چوہدری غلام محمد صاحب بی اے
۲۶۱۰	؍؍	میاں عبد الحمید صاحب
۲۶۰۶	۲/۱۲/۶۰	چوہدری عبد الحفیظ صاحب
۲۱۷۹	؍؍	محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ
۱۷۹۲	؍؍	غلام احمد صاحب
۲۱۹۷	؍؍	چوہدری نذیر احمد صاحب
۳۳۳۶	؍؍	سکرٹری مال جماعت سکردو
۳۳۷۲	؍؍	فلائٹ لیفٹیننٹ ایس-آر-اے قیوم صاحب
۳۰۹۱	۳/۱۲/۶۰	سکرٹری میونسپلٹی جلالپور جٹاں
۳۳۷۵	؍؍	محمد اسلم صاحب
۳۳۷۶	؍؍	جمعدار غلام رسول صاحب
۳۳۷۴	؍؍	ڈاکٹر محمد جی احمدی صاحب
۲۵۷۵	؍؍	SQN/LDR. M. M. Ahmad
۱۲۱	؍؍	اسلم جنرل سٹور
۵۶	؍؍	میاں عزیز حسین صاحب عثمانی بی اے
۵۳۳	؍؍	چوہدری فضل الٰہی صاحب نمبردار
۳۵۳۷	؍؍	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب عبد
۷۲	۴/۱۲/۶۰	پیر فضل الرحمٰن صاحب
۷۹۰	؍؍	میجر آئی-اے شمیم صاحب
۲۹۲۷	؍؍	مرزا نذیر احمد صاحب
۲۸۳۸	۵/۱۲/۶۰	محمد اسحٰق صاحب ہاشمی
۲۱۷۷	؍؍	چوہدری سردار خان صاحب
۱۹۴	؍؍	Hamid Shoe Agency
۱۱۶۷	؍؍	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۶۷	؍؍	شیخ اسلام باری صاحب
۴۹۴	۶/۱۲/۶۰	سید محبوب علی شاہ صاحب
۲۷۸۹	۶/۱۲/۶۰	عبد الرحیم صاحب
۳۱۹۷	؍؍	محمد عبد اللہ صاحب
۳۳۸۱	۷/۱۲/۶۰	پیر محمد اقبال صاحب
۴۷	؍؍	غلام نبی صاحب
۱۳۹۷	؍؍	محمد طفیل صاحب
۷۷۵	۸/۱۲/۶۰	جمیل جی صاحب
۲۱۸	؍؍	شیخ عظیم الدین صاحب
۲۴۴۲	؍؍	مولوی کرم الٰہی صاحب
۲۵۳۸	؍؍	چوہدری فیض احمد صاحب
۱۴۲۵	؍؍	محمد رفیق صاحب
۲۹۳۱	؍؍	بیگم صاحبہ سید عنایت علی صاحب
۱۵۸۲	۹/۱۲/۶۰	محمد خان صاحب پٹھان
۳۳۷	؍؍	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے
۱۸	۱۰/۱۲/۶۰	ایم-محمد یوسف صاحب
۱۳۶۹	؍؍	چوہدری بشیر احمد صاحب
۲۲۲۲	؍؍	مرزا سردار محمد صاحب
۲۵۰۲	؍؍	احمد دین صاحب
۲۶۳۶	؍؍	مرزا صالح علی صاحب
۳۳۱۰	؍؍	عنایت اللہ صاحب بٹ
۳۴۳۵	؍؍	مستری برکت علی صاحب
۳۳۶۳	۱۱/۱۲/۶۰	چوہدری غلام نبی صاحب
۳۲۱۶	؍؍	کیپٹن نواب علی صاحب
۴۳۴	؍؍	ملک امام دین صاحب
۷۰۶	۱۲/۱۲/۶۰	ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۶۳۶	۱۳/۱۲/۶۰	عبد الوہاب۔ محمد عبد اللہ صاحبان
۲۸۹۷	؍؍	اے ڈی حیدر خان صاحب
۲۱۶۰	؍؍	چوہدری برکت علی صاحب
۲۲۱۹	؍؍	امۃ الحفیظ صاحبہ
۸۴۲۵	۱۴/۱۲/۶۰	قریشی بشیر احمد صاحب
۲۷۱۸	؍؍	عبد الرشید صاحب کھوکھر
۳۳۵۰	؍؍	احمد بخش صاحب
۳۳۸۹	؍؍	غلام حسین صاحب پٹواری
۳۳۵۱	؍؍	ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب
۲۴۵۸	۱۵/۱۲/۶۰	حکیم عبد الرحمٰن صاحب
۲۵۴۵	؍؍	چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
۱۰۰۹	؍؍	مرزا عبد الرحمان صاحب

مشرقی پاکستان کے مصیبت زدگان کے لئے صدر کا امدادی فنڈ قائم کر دیا گیا

صوبائی حکومت کو ساحلی علاقہ میں ناریل کے درخت لگانے کے لئے الگ محکمہ بنانے کی ہدایت

راولپنڈی ۲۴ نومبر۔ صدارتی کابینہ نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے صدر کا امدادی فنڈ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے صدر خود اس فنڈ کی نگرانی کریں گے اور اسے چلانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے مشرقی پاکستان کے گورنر کا امدادی فنڈ بھی صدر کے امدادی فنڈ میں ملا دیا جائے گا۔

کابینہ نے یہ فیصلہ کل یہاں اپنے ہفت روزہ اجلاس میں کیا ۔ کابینہ کا اجلاس فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی صدارت میں ہوا۔ صدر نے کابینہ کے ارکان کو مشرقی پاکستان کے طوفان سے متاثرہ علاقوں کے حالیہ دورے کے تاثرات سے آگاہ کیا اور اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ امدادی کام زور شور سے جاری ہے۔ صدر کے امدادی فنڈ کا انتظام ۔ وزیر خزانہ ۔ وزیر صنعت اور وزیر تجارت ــــ تین ارکان کی خاص کمیٹی کرے گی کابینہ کے سیکرٹری مسٹر ابن فاروق اس خاص کمیٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے اس فنڈ میں جو رقم دی جائے گی وہ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہو گی۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب صاحب چوہدری محمد حسن پی۔سی۔ایس افسر مال اختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع عیسیٰ والہ تحصیل شور کوٹ

بھولا۔ نصرت۔ پٹھانہ پسران فقیرا بیگ ولد امیر موضع کنگ بلوچ سکنہ موضع عیسیٰ والہ تحصیل شورکوٹ بنام حکم چند۔ لیکھو رام پسران پیارا رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۳۷ کا ۱/۴ حصہ بقدر ۔ ۔ ۔ کنال جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء موضع عیسیٰ والہ تحصیل شورکوٹ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں۔ حکم چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۱۲/۶۰ ۱۹ کو بوقت صبح ۸ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۷/۱۱/۶۰ کو بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

اعلان نکاح

برادرم شیخ شمس الحق صاحب مینجر البیٹرز پرفیومری کمپنی گولبازار ربوہ کے برادر خورد مکرم شیخ نور الحق صاحب کا نکاح مسماۃ محمودہ بیگم بنت مکرم غلام جیلانی صاحب آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض ۲ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۳/۱۱/۶۰ بعد نماز عصر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں پڑھا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ چوہدری عبدالعزیز

پریذیڈنٹ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ